حجۃ الوداع، خطبۂ حجۃ الوداع، وصالِ نبوی ﷺ اور سیرت کا عالمگیر پیغام

حجۃ الوداع، خطبۂ نبوی اور وصالِ رسول ﷺ کے واقعات اور سیرت کے عالمگیر پیغام کا خلاصہ

1054	10	30
الفاظ کا مضمون	مختصر سوالات و جوابات	کثیر الانتخابی سوالات

تفصیلی مضمون

1. تعارف: تکمیلِ دین کا اعلان

دس ہجری میں ادا کیا جانے والا حجۃ الوداع اور اس کے موقع پر دیا گیا خطبہ سیرتِ نبوی ﷺ کے اس دور کی تکمیل ہے جس میں دعوت، تربیت اور ریاست سازی کا طویل سفر اپنے منتہائے کمال کو پہنچا۔ یہ باب سیرت کے پورے مطالعے کا اختتامیہ بھی ہے اور اس کا عالمگیر پیغام بھی، کیونکہ اسی حج کے دوران اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي﴾

یعنی آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔

2. حجۃ الوداع: عبادت اور اتحادِ امت

حجۃ الوداع: عبادت اور اتحاد کا عظیم اجتماع دس ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے ایک لاکھ سے زائد صحابہ کے ہمراہ حج ادا کیا۔ آپ ﷺ نے حج کے تمام مناسک عملی طور پر سکھائے اور صحابہ سے فرمایا کہ مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو، تاکہ آئندہ نسلوں تک عبادت کی درست صورت محفوظ رہے۔ اس عظیم اجتماع نے عبادت، امتِ مسلمہ کی وحدت اور نبوی تعلیم کی تکمیل کو ایک ہی منظر میں یکجا کر دیا اور یہ منظر خود اس بات کی علامت بنا کہ رسالت کا مشن اپنی تکمیل کے قریب پہنچ چکا ہے۔

3. خطبے کی روایت اور علمی احتیاط

خطبے کی روایت: علمی دیانت کا تقاضا حج کے مختلف مقامات عرفات، منیٰ اور دیگر مواقع پر رسول اللہ ﷺ کے متعدد خطابات اور ہدایات مختلف صحیح روایات میں محفوظ ہیں۔ علمی دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ یہ سمجھا جائے کہ آج زبانِ زدِ عام مسلسل متن کا ہر جملہ کسی ایک ہی سند میں یکجا نہیں بلکہ متعدد صحیح احادیث کے مجموعے سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس لیے ثابت اجزا کو پورے اعتماد سے پیش کیا جانا چاہیے، جبکہ غیر ثابت اضافوں کو یقینی طور پر خطبے کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ سیرت نگاری میں سند اور احتیاط کا التزام ہی اس علم کی وقعت برقرار رکھتا ہے۔

4. جان، مال اور عزت کی حرمت

جان، مال اور عزت کی حرمت خطبے کے مضامین میں سب سے بنیادی اعلان یہ تھا کہ جان، مال اور آبرو کی حرمت اسی طرح مقدس ہے جیسے اس دن، اس مہینے اور اس شہر کی حرمت مقدس ہے۔ اسی موقع پر جاہلیت کے تمام خون اور سود کے دعوے کالعدم قرار دیے گئے اور سب سے پہلے آپ ﷺ نے اپنے خاندان کے دعووں کو منسوخ کر کے عملی نمونہ پیش فرمایا۔ اس اعلان نے ذاتی انتقام اور معاشی استحصال کے مقابلے میں ایک مستقل قانونی اور اخلاقی تحفظ کی بنیاد رکھی، جو آج بھی انسانی حقوق کے تصور سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔

5. عورتوں اور امت کی اجتماعی ذمہ داری

خاندانی اور اجتماعی ذمہ داری خطبے میں عورتوں کے حقوق پر خصوصی زور دیا گیا اور مردوں کو تاکید کی گئی کہ وہ اللہ سے ڈریں اور عورتوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ رکھیں، جبکہ عورتوں پر بھی ازدواجی ذمہ داریوں کی پاسداری کی تلقین کی گئی۔ امانت، اخوت اور ظلم سے اجتناب کو پوری امت کی اجتماعی ذمہ داری قرار دیا گیا اور یہ واضح کیا گیا کہ قرآن و سنت سے وابستگی محض زبانی دعویٰ نہیں بلکہ ان حقوق کی عملی حفاظت کا نام ہے۔

6. آخری بیماری اور وصالِ نبوی ﷺ

آخری بیماری اور وصال حج سے واپسی کے بعد رسول اللہ ﷺ کی صحت رفتہ رفتہ کمزور ہونے لگی اور آخری بیماری کا آغاز ہوا۔ اسی دوران آپ ﷺ نے نمازِ باجماعت کی امامت کے لیے حضرت ابو بکرؓ کو مقرر فرمایا، جو بعد میں امت کی سیاسی قیادت کے سلسلے میں بھی ایک اہم اشارہ ثابت ہوا۔ مرض کی شدت کے باوجود آپ ﷺ کی توجہ امت کی عبادت، ذمہ داری اور اجتماعی نظم پر مرکوز رہی۔ بالآخر گیارہ ہجری میں، مدینہ منورہ میں حضرت عائشہؓ کے حجرے میں، رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا۔ صحابہ پر یہ صدمہ اس قدر شدید تھا کہ بعض حواس کھو بیٹھے، تاہم حضرت ابو بکرؓ نے سورۂ آلِ عمران کی آیت

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ﴾

تلاوت فرما کر امت کو یاد دلایا کہ رسالت اگرچہ ختم ہو گئی، مگر اللہ کی حاکمیت ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ آپ ﷺ کو اسی حجرے میں سپردِ خاک کیا گیا جہاں آپ کا وصال ہوا تھا۔

7. پیغام کی ترسیل کی امتی ذمہ داری

پیغام پہنچانے کی ذمہ داری خطبے کے اختتام پر رسول اللہ ﷺ نے بار بار صحابہ سے پوچھا کہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا، اور جب صحابہ نے تصدیق کی تو آپ ﷺ نے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اے اللہ گواہ رہنا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے وہ تاریخی ہدایت دی جس نے علمِ حدیث اور دعوتِ دین کے تسلسل کی بنیاد رکھی: کہ حاضر لوگ یہ پیغام غائب لوگوں تک پہنچائیں، کیونکہ ممکن ہے بعد میں سننے والا پہلے سننے والے سے زیادہ بہتر طور پر اسے یاد رکھے۔ یہی ہدایت اس بات کی دلیل ہے کہ دین کی تبلیغ اور روایت کی حفاظت کوئی وقتی کام نہیں بلکہ ایک مستقل امتی ذمہ داری کے طور پر سونپی گئی، جسے آنے والی نسلوں نے بخوبی نبھایا۔

8. نبوت کی تکمیل اور دعوت کا استمرار

تکمیل اور استمرار وصالِ نبوی ﷺ کے ساتھ وحی اور نبوت کا سلسلہ تو مکمل ہو گیا لیکن قرآن، سنت اور ایک تربیت یافتہ امت باقی رہ گئی جس نے دعوت، علم اور عدل کی ذمہ داری کو آگے بڑھایا۔ نبوی مشن کبھی کسی شخصیت پرستی پر قائم نہیں تھا بلکہ اللہ کی عبادت اور اصولی اطاعت پر استوار تھا، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے باوجود دعوتِ اسلام رکنے کے بجائے مزید پھیلتی چلی گئی۔

9. سیرت کا عالمگیر پیغام: اختتامیہ

سیرت کا عالمگیر پیغام: ایک اختتامیہ مکی دور کا صبر، مدنی دور کی تنظیم، معاہدات کی حکمت، دفاع کی ضرورت اور فتح کے موقع پر عفو، یہ سب ایک ہی اخلاقی مشن کے مختلف مراحل تھے جن کا اختتام حجۃ الوداع کے اس اعلان پر ہوا کہ دین مکمل ہو چکا ہے۔ آج، صدیوں بعد بھی، سیرتِ نبوی ﷺ کا یہ مکمل سفر انسانیت کو ایک ہی پیغام دیتا ہے: توحید پر یقین، رحمت پر عمل، عدل کی پاسداری، علم کا حصول، نفس کا تزکیہ اور ہر انسان کی کرامت کا احترام۔ رسول اللہ ﷺ کی حقیقی پیروی کا تقاضا محض عبادات کی ادائیگی نہیں بلکہ سچائی، حقوق کی پاسداری، خدمتِ خلق اور ایک ذمہ دار اجتماعی کردار ہے۔ یہی وہ عالمگیر پیغام ہے جو سیرتِ نبوی ﷺ کے مطالعے کو ہر زمانے اور ہر معاشرے کے لیے یکساں طور پر بامعنی اور ناگزیر بناتا ہے اور یہی اس پورے علمی سفر کا حاصل اور نچوڑ ہے: ایک ایسی زندگی جس نے صبر سے حکومت تک، اور دعوت سے تکمیلِ دین تک، انسانیت کے لیے ایک مکمل اور قابلِ عمل نمونہ چھوڑا۔

منتخب مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم، المائدۃ 5:3؛ آل عمران 3:144؛ الأحزاب 33:21
2. صحیح البخاری، کتاب الحج و کتاب المغازی، مرض النبی ﷺ و وفاتہ
3. صحیح مسلم، کتاب الحج، حدیث جابرؓ
4. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، حجۃ الوداع و وفات النبی ﷺ
5. ابن القیم، زاد المعاد، حجۃ النبی ﷺ
6. صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم

مختصر سوالات و جوابات

1 حجۃ الوداع کس سال ادا کیا گیا اور اس کی سب سے نمایاں خصوصیت کیا تھی؟

دس ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے ایک لاکھ سے زائد صحابہ کے عظیم اجتماع کے ساتھ اپنا آخری حج ادا کیا، جسے حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔ اس حج کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ آپ ﷺ نے حج کے تمام مناسک عملی طور پر خود ادا کر کے سکھائے اور صحابہ سے فرمایا کہ مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو، تاکہ کوئی ابہام باقی نہ رہے اور آئندہ نسلوں تک عبادت کی درست صورت محفوظ رہے۔ اس عظیم اجتماع نے عبادت کی تکمیل، امتِ مسلمہ کی وحدت اور نبوی تعلیم کے مکمل ہونے کو ایک ہی منظر میں یکجا کر دیا، جو خود اس بات کی علامت تھی کہ رسالت کا مشن اپنی تکمیل کے قریب پہنچ چکا ہے۔

2 خطبۂ حجۃ الوداع کی روایت کے مطالعے میں کیا علمی احتیاط ضروری ہے؟

حج کے مختلف مقامات عرفات، منیٰ اور دیگر مواقع پر رسول اللہ ﷺ کے متعدد خطابات اور ہدایات مختلف صحیح احادیث میں محفوظ ہیں۔ علمی دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ یہ سمجھا جائے کہ آج زبان زدِ عام مسلسل اور طویل متن کا ہر جملہ کسی ایک ہی سند میں جمع نہیں، بلکہ یہ مختلف صحیح روایات کو یکجا کر کے مرتب کیا گیا ایک مضمون ہے۔ اس لیے ثابت شدہ اجزا کو پورے اعتماد کے ساتھ پیش کیا جانا چاہیے، جبکہ بعد میں شامل ہونے والے غیر ثابت اضافوں کو یقینی طور پر خطبے کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہیے۔ یہی احتیاط سیرت نگاری کی علمی وقعت اور معتبریت کو برقرار رکھتی ہے۔

3 خطبے میں جان، مال اور عزت کی حرمت کے بارے میں کیا اعلان کیا گیا؟

خطبۂ حجۃ الوداع کا سب سے بنیادی اور مرکزی اعلان یہ تھا کہ ہر مسلمان کی جان، مال اور آبرو کی حرمت اسی طرح مقدس اور ناقابلِ خلاف ورزی ہے جیسے اس دن، اس مہینے اور اس شہر کی حرمت مقدس تھی۔ اسی موقع پر جاہلیت کے دور کے تمام خون کے پرانے دعوے اور سود کے معاملات کالعدم قرار دیے گئے اور رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے اپنے خاندان کے دعووں کو منسوخ کر کے اس اصول پر عملی نمونہ پیش فرمایا۔ اس تاریخی اعلان نے ذاتی انتقام اور معاشی استحصال کے مقابلے میں ایک مستقل قانونی اور اخلاقی تحفظ کی بنیاد رکھی، جو انسانی حقوق کے جدید تصور سے بھی گہرا تعلق رکھتی ہے۔

4 خطبے میں عورتوں اور اجتماعی ذمہ داری کے بارے میں کیا ہدایات دی گئیں؟

خطبۂ حجۃ الوداع میں عورتوں کے حقوق پر خصوصی اور واضح زور دیا گیا؛ مردوں کو تاکید کی گئی کہ وہ اللہ سے ڈریں اور عورتوں کے ساتھ بھلائی اور حسنِ سلوک کا معاملہ رکھیں، جبکہ عورتوں کو بھی اپنی ازدواجی ذمہ داریوں کی پاسداری کی تلقین کی گئی۔ اسی طرح امانت، بھائی چارے اور ظلم سے مکمل اجتناب کو پوری امت کی مشترکہ اور اجتماعی ذمہ داری قرار دیا گیا۔ اس موقع پر یہ اصول بھی واضح کیا گیا کہ قرآن و سنت سے وابستگی محض زبانی دعویٰ یا نعرہ نہیں بلکہ ان حقوق اور اصولوں کی عملی حفاظت اور نفاذ کا نام ہے، جس کی ذمہ داری ہر مسلمان پر عائد ہوتی ہے۔

5 رسول اللہ ﷺ کی آخری بیماری کے دوران کون سے اہم واقعات پیش آئے؟

حج سے واپسی کے بعد رسول اللہ ﷺ کی صحت رفتہ رفتہ کمزور ہونے لگی اور آخری بیماری کا آغاز ہوا، جو کچھ عرصے تک جاری رہی۔ اسی مرض کی حالت میں آپ ﷺ نے نمازِ باجماعت کی امامت کے لیے حضرت ابوبکرؓ کو مقرر فرمایا، جو بعد میں امت کی سیاسی قیادت کے تعین کے سلسلے میں بھی ایک اہم اشارہ سمجھا گیا۔ مرض کی شدت اور تکلیف کے باوجود آپ ﷺ کی بنیادی توجہ امت کی عبادت، اجتماعی نظم اور آئندہ کی ذمہ داریوں پر مرکوز رہی، جو آپ ﷺ کی امت کے ساتھ گہری وابستگی اور فکرمندی کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی دوران آپ ﷺ نے صحابہ کو نماز اور غلاموں کے حقوق کی بار بار تاکید فرمائی۔

6 وصالِ نبوی ﷺ کے موقع پر حضرت ابوبکرؓ نے کیا کردار ادا کیا؟

گیارہ ہجری میں مدینہ منورہ میں حضرت عائشہؓ کے حجرے میں رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا، جس پر صحابہ کو اس قدر شدید صدمہ پہنچا کہ بعض حواس کھو بیٹھے اور اس خبر کو تسلیم کرنے سے قاصر رہے۔ ایسے نازک اور فیصلہ کن لمحے میں حضرت ابوبکرؓ نے پوری تدبر اور استقامت کے ساتھ سورۃ آلِ عمران کی آیت

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ﴾

تلاوت کی اور امت کو یاد دلایا کہ محمد ﷺ ایک رسول ہی تھے اور ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں، اور رسالت کے خاتمے کے باوجود اللہ کی حاکمیت ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ اس اقدام نے امت کو بکھرنے سے بچایا اور تسلسل کی بنیاد رکھی۔

7 وصالِ نبوی ﷺ کے بعد اسلامی مشن کا تسلسل کیسے قائم رہا؟

رسول اللہ ﷺ کے وصال سے وحی اور نبوت کا سلسلہ مکمل ہو گیا، مگر قرآن، سنت اور ایک مضبوط تربیت یافتہ امت باقی رہ گئی جس نے دعوت، علم اور عدل کی ذمہ داری کو آگے بڑھایا۔ نبوی مشن کبھی کسی شخصیت پرستی یا فردِ واحد کی ذات پر قائم نہیں تھا، بلکہ یہ اللہ کی عبادت اور اصولی اطاعت پر استوار تھا، اور یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے وصال کے باوجود دعوتِ اسلام رکنے کے بجائے مزید تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ صحابہ کرام نے علم کی حفاظت، دعوت کا فروغ اور عدل کا قیام جیسی ذمہ داریوں کو سنبھالا، جو ختمِ نبوت کے باوجود اس مشن کے عملی اور تاریخی تسلسل کی روشن مثال ہے۔

8 سیرتِ نبوی ﷺ کا عالمگیر پیغام کن بنیادی اقدار پر مشتمل ہے؟

سیرتِ نبوی ﷺ توحید، رحمت، عدل، علم، تزکیۂ نفس اور انسانی کرامت کا ایک مربوط اور مکمل پیغام ہے، جو کسی مخصوص زمانے یا خطے تک محدود نہیں۔ مکی دور کا صبر، مدنی دور کی تنظیم، مختلف اقوام کے ساتھ معاہدات کی حکمت، ضرورت پڑنے پر دفاع، اور فتح کے موقع پر عفو، یہ سب دراصل ایک ہی اخلاقی اور دعوتی مشن کے مختلف مراحل تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی حقیقی پیروی کا تقاضا محض رسمی عبادات کی ادائیگی نہیں بلکہ سچائی، حقوق کی پاسداری، خدمتِ خلق اور ایک ذمہ دار اجتماعی کردار ہے، جو ہر دور اور ہر معاشرے کے انسانوں کے لیے یکساں طور پر قابلِ عمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

9 مشہور خطبۂ حجۃ الوداع کو نقل کرتے وقت کیا تحقیقی احتیاط ضروری ہے؟

حجۃ الوداع کے دوران مختلف مقامات پر رسول اللہ ﷺ کے متعدد خطابات منقول ہیں، اور ان میں جان، مال اور آبرو کی حرمت، جاہلی سود و خون کا خاتمہ، عورتوں کے حقوق اور دینِ اسلام کے مکمل ابلاغ جیسے اہم مضامین متعدد صحیح روایات سے مضبوطی سے ثابت ہیں۔ تاہم آج زبان زدِ عام مسلسل اور طویل متن کے تمام جملے کسی ایک ہی صحیح سند میں یکجا نہیں ہیں، بلکہ یہ مختلف مستند روایات سے مرتب کردہ مجموعہ ہے۔ اس لیے علمی دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ اسے متعدد صحیح روایات سے مرتب کردہ ایک مربوط مضمون سمجھ کر پیش کیا جائے، نہ کہ ایک ہی مسلسل سند سے ثابت شدہ متن کے طور پر پیش کیا جائے۔

10 حجۃ الوداع اور وصالِ نبوی ﷺ کو مجموعی طور پر سیرت کا اختتامیہ کیوں کہا جاتا ہے؟

حجۃ الوداع کے موقع پر دین کی تکمیل کا اعلان، خطبے میں دیے گئے آفاقی اصول، اور اس کے بعد پیش آنے والا وصالِ نبوی ﷺ مل کر سیرت کے پورے سفر کو ایک بامعنی اور مکمل اختتام تک پہنچاتے ہیں۔ اسی سفر میں مکی دور کا صبر، مدنی دور کی تنظیم، معاہدات کی حکمت، ضروری دفاع اور فتح کے موقع پر عفو، یہ تمام مراحل ایک ہی اخلاقی مشن کی مختلف کڑیاں تھیں جن کا اختتام اس اعلان پر ہوا کہ دین مکمل ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ باب نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا اختتام بیان کرتا ہے بلکہ پوری سیرت کے حاصل اور عالمگیر پیغام کو بھی ایک ہی جگہ مجتمع کر دیتا ہے، جو ہر دور کے قاری کے لیے رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔

کثیرالانتخابی سوالات (درست جواب نمایاں رنگ میں)

1 حجۃ الوداع اور اس کا خطبہ سیرتِ نبوی ﷺ کے کس عمل کی تکمیل قرار دیے گئے ہیں؟

الف دعوت، تربیت اور ریاست سازی کے طویل سفر کی تکمیل

ب صرف عبادات کی ادائیگی کی تکمیل

ج صرف قبائلی معاہدوں کی تکمیل

د صرف عسکری فتوحات کی تکمیل

وضاحت: حجۃ الوداع سیرت کے اس دور کی تکمیل ہے جس میں دعوت، تربیت اور ریاست سازی کا طویل سفر اپنے منتہائے کمال کو پہنچا۔

2 حجۃ الوداع کے دوران اللہ تعالیٰ نے دین کی تکمیل کا اعلان کس آیت میں فرمایا؟

الف ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي﴾

ب ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾

ج ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾

د ﴿وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا﴾

وضاحت: سورۃ المائدہ کی اس آیت میں اعلان کیا گیا کہ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔

3 حجۃ الوداع کس سالِ ہجری میں ادا کیا گیا اور کتنے صحابہ نے شرکت کی؟

الف دس ہجری میں، ایک لاکھ سے زائد صحابہ کے ساتھ

ب آٹھ ہجری میں، دس ہزار صحابہ کے ساتھ

ج نو ہجری میں، پچاس ہزار صحابہ کے ساتھ

د گیارہ ہجری میں، بیس ہزار صحابہ کے ساتھ

وضاحت: دس ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے ایک لاکھ سے زائد صحابہ کے ہمراہ اپنا آخری حج ادا کیا۔

4 رسول اللہ ﷺ نے حج کے مناسک کے بارے میں کیا ہدایت دی؟

الف مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو

ب حج ہر سال ادا کرنا لازم ہے

ج حج کے مناسک ہر علاقے میں مختلف ہو سکتے ہیں

د حج صرف امیروں پر فرض ہے

وضاحت: آپ ﷺ نے مناسک عملی طور پر خود ادا کر کے سکھائے اور فرمایا کہ مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو۔

5 حجۃ الوداع کے عظیم اجتماع نے کن تین چیزوں کو ایک ہی منظر میں یکجا کر دیا؟

الف عبادت، امتِ مسلمہ کی وحدت اور نبوی تعلیم کی تکمیل

ب صرف تجارتی معاملات

ج صرف قبائلی معاہدات

د صرف عسکری تیاری

وضاحت: اس عظیم اجتماع نے عبادت، امت کی وحدت اور نبوی تعلیم کی تکمیل کو ایک ہی منظر میں جمع کر دیا۔

6 خطبۂ حجۃ الوداع کی روایت کے مطالعے میں علمی دیانت کا کیا تقاضا ہے؟

الف ثابت اجزا کو اعتماد سے پیش کیا جائے اور غیر ثابت اضافوں کو منسوب نہ کیا جائے

ب پورا خطبہ ایک ہی سند سے ثابت ہے

ج خطبے کی کوئی سند موجود نہیں

د خطبے کو مکمل طور پر رد کر دینا چاہیے

وضاحت: علمی دیانت کا تقاضا ہے کہ ثابت اجزا پیش کیے جائیں جبکہ غیر ثابت اضافوں کو یقینی طور پر خطبے کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔

7 مشہورِ زبان زدِ عام مسلسل خطبے کا متن دراصل کیسے مرتب کیا گیا ہے؟

- الف مختلف صحیح احادیث کے مجموعے سے مرتب کیا گیا ہے، کسی ایک سند میں یکجا نہیں
- ب ایک ہی راوی کی مسلسل روایت سے
- ج صرف قرآنی آیات کے ترجمے سے
- د بعد کی صدیوں کی تصنیف سے

وضاحت: خطبے کا ہر جملہ کسی ایک سند میں یکجا نہیں بلکہ متعدد صحیح احادیث کے مجموعے سے مرتب کیا گیا ہے۔

8 درج ذیل میں سے کون سا بیان خطبے کی سندی احتیاط کی اہمیت کو سب سے بہتر بیان کرتا ہے؟

- الف سیرت نگاری میں سند اور احتیاط کا التزام ہی اس علم کی وقعت برقرار رکھتا ہے
- ب سند کی کوئی اہمیت نہیں
- ج احتیاط سے خطبے کی اہمیت کم ہو جاتی ہے
- د غیر ثابت روایات کو بھی یقینی سمجھنا چاہیے

وضاحت: مضمون واضح کرتا ہے کہ سیرت نگاری میں سند اور احتیاط کا التزام ہی اس علم کی علمی وقعت اور معتبریت برقرار رکھتا ہے۔

9 خطبے کا سب سے بنیادی اعلان کیا تھا؟

- الف جان، مال اور آبرو کی حرمت اسی طرح مقدس ہے جیسے اس دن مہینے اور شہر کی حرمت
- ب صرف زمین کی ملکیت کا تحفظ
- ج صرف تجارتی معاہدوں کا تحفظ
- د صرف قبائلی سرداری کا تحفظ

وضاحت: خطبے کا سب سے بنیادی اعلان یہ تھا کہ جان، مال اور آبرو کی حرمت اس دن، مہینے اور شہر کی حرمت جیسی مقدس ہے۔

10 خطبے میں جاہلیت کے کن دعووں کو کالعدم قرار دیا گیا؟

- الف جاہلی خون اور سود کے دعوے
- ب زمین کی ملکیت کے دعوے
- ج تجارتی معاہدوں کے دعوے
- د قبائلی سرداری کے دعوے

وضاحت: اسی موقع پر جاہلیت کے تمام خون اور سود کے دعوے کالعدم قرار دیے گئے۔

11 رسول اللہ ﷺ نے جاہلی دعووں کو منسوخ کرنے میں سب سے پہلے کیا عملی نمونہ پیش فرمایا؟

- الف سب سے پہلے اپنے خاندان کے دعووں کو خود منسوخ کیا
- ب صرف دوسروں کے دعوے منسوخ کیے
- ج اپنے خاندان کو استثنا دیا
- د صرف مالی دعوے منسوخ کیے

وضاحت: رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے اپنے خاندان کے دعووں کو منسوخ کر کے اس اصول پر عملی نمونہ پیش فرمایا۔

12 جان، مال اور عزت کی حرمت کے اس اعلان کا کیا دیرپا اثر بتایا گیا ہے؟

- الف ذاتی انتقام اور معاشی استحصال کے مقابلے میں مستقل قانونی و اخلاقی تحفظ کی بنیاد رکھی گئی
- ب قبائلی جنگیں مزید بڑھ گئیں
- ج سود کا نظام مضبوط ہوا
- د خون کے پرانے دعوے بحال ہو گئے

وضاحت: اس اعلان نے ذاتی انتقام اور معاشی استحصال کے مقابلے میں ایک مستقل قانونی و اخلاقی تحفظ کی بنیاد رکھی، جو انسانی حقوق سے متعلق ہے۔

13 خطبے میں عورتوں کے بارے میں مردوں کو کیا تاکید کی گئی؟

- الف اللہ سے ڈریں اور عورتوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ رکھیں
- ب عورتوں کے حقوق کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا
- ج عورتوں کو معاشرتی معاملات سے الگ رکھنے کی ہدایت دی گئی
- د صرف مردوں کے حقوق کا ذکر کیا گیا

وضاحت: خطبے میں مردوں کو تاکید کی گئی کہ وہ اللہ سے ڈریں اور عورتوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ رکھیں۔

14 عورتوں پر بھی کس ذمہ داری کی تلقین کی گئی؟

- الف ازدواجی ذمہ داریوں کی پاسداری کی
- ب مکمل طور پر گھر تک محدود رہنے کی
- ج کسی حق کے مطالبے سے گریز کی
- د امانت سے مکمل استثنا کی

وضاحت: مردوں کی تاکید کے ساتھ عورتوں پر بھی ازدواجی ذمہ داریوں کی پاسداری کی تلقین کی گئی۔

15 امانت، اخوت اور ظلم سے اجتناب کو خطبے میں کس کی ذمہ داری قرار دیا گیا؟

- الف پوری امت کی اجتماعی ذمہ داری
- ب صرف حکمرانوں کی ذمہ داری
- ج صرف قاضیوں کی ذمہ داری
- د صرف تاجروں کی ذمہ داری

وضاحت: امانت، اخوت اور ظلم سے اجتناب کو پوری امت کی اجتماعی ذمہ داری قرار دیا گیا۔

16 مضمون کے مطابق قرآن وسنت سے وابستگی کا حقیقی مطلب کیا بتایا گیا؟

- الف محض زبانی دعویٰ نہیں بلکہ حقوق کی عملی حفاظت
- ب صرف الفاظ کی تکرار
- ج صرف رسمی تقریبات میں شرکت
- د صرف علمی مباحثہ

وضاحت: خطبے میں واضح کیا گیا کہ قرآن وسنت سے وابستگی محض زبانی دعویٰ نہیں بلکہ حقوق کی عملی حفاظت کا نام ہے۔

17 حج سے واپسی کے بعد رسول اللہ ﷺ کی صحت میں کیا تبدیلی آئی؟

- الف رفتہ رفتہ کمزور ہونے لگی اور آخری بیماری کا آغاز ہوا
- ب صحت مکمل طور پر بحال ہوگئی
- ج کوئی تبدیلی نہیں آئی
- د اچانک صحت یاب ہوگئے

وضاحت: حج سے واپسی کے بعد رسول اللہ ﷺ کی صحت رفتہ رفتہ کمزور ہونے لگی اور آخری بیماری کا آغاز ہوا۔

18 رسول اللہ ﷺ کی آخری بیماری کے دوران نماز کی امامت کس کو سونپی گئی؟

- الف حضرت ابو بکرؓ کو
- ب حضرت عمرؓ کو
- ج حضرت علیؓ کو
- د حضرت عثمانؓ کو

وضاحت: آپ ﷺ نے آخری بیماری کے دوران نماز باجماعت کی امامت کے لیے حضرت ابو بکرؓ کو مقرر فرمایا۔

19 درج ذیل میں سے کون سا بیان حضرت ابو بکرؓ کی امامت کی تقرری کی اہمیت کو سب سے بہتر بیان کرتا ہے؟

- الف یہ بعد میں امت کی سیاسی قیادت کے تعین کے سلسلے میں ایک اہم اشارہ ثابت ہوا
- ب اس کی کوئی سیاسی اہمیت نہیں تھی
- ج یہ صرف ایک اتفاقی فیصلہ تھا
- د اس سے کسی کو کوئی سبق نہیں ملا

وضاحت: حضرت ابو بکرؓ کی نماز کی امامت کی تقرری بعد میں امت کی سیاسی قیادت کے تعین کے سلسلے میں بھی ایک اہم اشارہ ثابت ہوئی۔

20 رسول اللہ ﷺ کا وصال کس سالِ ہجری اور کہاں ہوا؟

- الف گیارہ ہجری میں مدینہ میں حضرت عائشہؓ کے حجرے میں
- ب دس ہجری میں مکہ میں
- ج بارہ ہجری میں طائف میں
- د نو ہجری میں تبوک میں

وضاحت: گیارہ ہجری میں مدینہ منورہ میں حضرت عائشہؓ کے حجرے میں رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا۔

21 وصالِ نبوی ﷺ کی خبر پر صحابہ کا ردعمل کیسا تھا؟

- الف صدمہ اس قدر شدید تھا کہ بعض حواس کھو بیٹھے
- ب صحابہ نے پرسکون انداز میں خبر قبول کرلی
- ج صحابہ نے خبر کو نظر انداز کیا
- د صحابہ فوری طور پر ہجرت کر گئے

وضاحت: صحابہ پر یہ صدمہ اس قدر شدید تھا کہ بعض حواس کھو بیٹھے اور خبر کو تسلیم کرنے سے قاصر رہے۔

22 وصالِ نبوی ﷺ کی خبر پر حضرت ابو بکرؓ نے کیا کیا؟

- الف آلِ عمران کی آیت پڑھ کر رسالت کے خاتمے اور اللہ کی ابدی حاکمیت کو واضح کیا
- ب خاموش رہے اور کچھ نہ کہا
- ج مدینہ چھوڑ دیا
- د خبر کو جھٹلایا

وضاحت: حضرت ابو بکرؓ نے سورۃ آلِ عمران کی آیت ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ﴾ پڑھ کر امت کو یاد دلایا کہ اللہ کی حاکمیت ہمیشہ باقی ہے۔

23 رسول اللہ ﷺ کو کہاں سپردِ خاک کیا گیا؟

- الف اسی حجرے میں جہاں وصال ہوا
- ب جنت البقیع میں
- ج مکہ میں
- د خیبر میں

وضاحت: آپ ﷺ کو اسی حجرے میں دفن کیا گیا جہاں آپ کا وصال ہوا تھا۔

24 خطبے کے اختتام پر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے بار بار کیا سوال پوچھا؟

- الف کیا میں نے پیغام پہنچا دیا
- ب کیا تم مجھ سے راضی ہو
- ج کیا تم نے حج مکمل کر لیا
- د کیا تم دین چھوڑ دو گے

وضاحت: خطبے کے اختتام پر آپ ﷺ نے بار بار پوچھا کہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا، اور صحابہ کی تصدیق پر اللہ کو گواہ بنایا۔

25 رسول اللہ ﷺ نے کون سی تاریخی ہدایت دی جس نے علمِ حدیث کے تسلسل کی بنیاد رکھی؟

- الف حاضر لوگ یہ پیغام غائب لوگوں تک پہنچائیں
- ب صرف حاضرین ہی پیغام کے مکلف ہیں
- ج پیغام صرف اگلی نسل تک محدود رہے
- د پیغام کو تحریر میں لانا ممنوع ہے

وضاحت: آپ ﷺ نے ہدایت دی کہ حاضر لوگ یہ پیغام غائب لوگوں تک پہنچائیں، کیونکہ بعد میں سننے والا بہتر یاد رکھ سکتا ہے۔

26 وصالِ نبوی ﷺ کے ساتھ وحی اور نبوت کے سلسلے کا کیا ہوا، اور کیا باقی رہا؟

- الف وحی و نبوت کا سلسلہ مکمل ہوا مگر قرآن، سنت اور تربیت یافتہ امت باقی رہی
- ب وحی کا سلسلہ جاری رہا
- ج نبوت کسی اور کو منتقل ہوئی
- د قرآن کا نزول جاری رہا

وضاحت: وصال سے وحی اور نبوت کا سلسلہ مکمل ہوا مگر قرآن، سنت اور ایک تربیت یافتہ امت باقی رہ گئی جس نے دعوت آگے بڑھائی۔

27 نبوی مشن کی بنیاد کس چیز پر تھی، جس کی وجہ سے وصال کے بعد بھی دعوت رکنے کے بجائے پھیلتی گئی؟

- الف اللہ کی عبادت اور اصولی اطاعت پر، نہ کہ شخصیت پرستی پر
- ب شخصیت پرستی پر
- ج قبائلی وفاداری پر
- د ذاتی اقتدار پر

وضاحت: نبوی مشن کبھی شخصیت پرستی پر قائم نہیں تھا بلکہ اللہ کی عبادت اور اصولی اطاعت پر استوار تھا۔

28 درج ذیل میں سے کون سا بیان سیرتِ نبوی ﷺ کے تمام مراحل کو سب سے بہتر بیان کرتا ہے؟

- الف مکی صبر، مدنی تنظیم، معاہدات، دفاع اور عفو ایک ہی اخلاقی مشن کے مختلف مراحل تھے
- ب یہ تمام مراحل بالکل الگ اور غیر متعلق واقعات تھے
- ج صرف عفو کا مرحلہ اہم تھا
- د یہ مراحل صرف سیاسی حکمتِ عملی تھے اخلاقی نہیں

وضاحت: مکی دور کا صبر، مدنی تنظیم، معاہدات کی حکمت، دفاع اور عفو، یہ سب ایک ہی اخلاقی مشن کے مختلف مراحل تھے۔

29 سیرتِ نبوی ﷺ کا عالمگیر پیغام کن بنیادی اقدار پر مشتمل ہے؟

- الف توحید، رحمت، عدل، علم، تزکیہ اور انسانی کرامت
- ب صرف عسکری کامیابی
- ج صرف قبائلی اتحاد
- د صرف مالی خوشحالی

وضاحت: سیرت توحید، رحمت، عدل، علم، تزکیۂ نفس اور انسانی کرامت کا ایک مربوط اور آفاقی پیغام ہے۔

30 رسول اللہ ﷺ کی حقیقی پیروی کا تقاضا کیا بتایا گیا ہے؟

- الف عبادت کے ساتھ سچائی، حقوق کی پاسداری، خدمتِ خلق اور ذمہ دار اجتماعی کردار
- ب صرف رسمی عبادات کی ادائیگی
- ج صرف زبانی محبت کا اظہار
- د صرف تاریخی واقعات کا مطالعہ

وضاحت: رسول اللہ ﷺ کی حقیقی پیروی کا تقاضا محض عبادات نہیں بلکہ سچائی، حقوق کی پاسداری، خدمتِ خلق اور ذمہ دار کردار ہے۔